بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمان رسول ﷺ

صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ

تم نماز اسی طریقہ سے پڑھتے رہنا جیسے تم لوگوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے (صحیح بخاری)

ہم رفع الیدین کیوں کرتے ہیں

مرتبہ

مبلغ اسلام

عبدالحمید

پتہ

راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلّہ شہدادکوٹ (سندھ) پاکستان

موبائل نمبر: +92-3013291314

نام کتاب ---------------- ہم رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟

نام مرتب ---------------- عبد الحمید آف شہدادکوٹ

سال طباعت ---------------- ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰۱۱ء

اشاعت ---------------- اول

تعداد ---------------- ایک ہزار

کمپوزنگ ---------------- اے اے آر کمپیوٹر شہدادکوٹ

قیمت ----------------

رابطہ کے لئے:

مبلغ اسلام

عبد الحمید

راشد لائبریری مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ (سندھ) پاکستان

پوسٹ کوڈ: 77300

موبائل نمبر: 0301-3291314

ہم رفع الیدین کیوں کرتے ہیں

یعنی ہم ہر نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ کندھوں تک کیوں اٹھاتے ہیں:

اسی مسئلہ کا جواب دینے کے لئے میں نے آج قلم اٹھائی ہے۔

میرے پیارے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے پورا دین اسلام محمد مصطفےٰ ﷺ کی طرف زمین پر نازل فرمایا لیکن جب نماز دینے کا وقت آیا تو رب کائنات نے اس کا حکم زمین پر نازل نہیں فرمایا بلکہ نماز دینے کے لئے خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ کو بنفس نفیس خود اپنے پاس عرش پر بلایا اور عرش پر بلانے کے بعد آپ ﷺ کو پانچ وقت کی نمازیں عطا فرمائیں اور پھر ان نمازوں کے اوقات اور طریقہ سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بالخصوص جبرائیلؑ کو حکم دیکر آپ ﷺ کی طرف بھیجا۔ تو پھر جبرائیلؑ نے مسلسل دو دن اور دو راتیں آپ ﷺ کو نمازوں کا طریقہ سکھایا اور نمازوں کے وقت بتائے کہ کون سی نماز کس وقت، کس طریقے سے اور کتنی رکعتیں پڑھی جائیں۔ پھر آپ ﷺ نے جبرائیلؑ سے نمازوں کے مکمل اوقات اور طریقہ سیکھنے کے بعد اپنی امت کو بھی حکم فرمایا کہ: صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (صحیح بخاری) تم نماز اسی طریقہ سے پڑھتے رہنا جیسے تم لوگوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

میرے پیارے بھائیو! رب کائنات نے اسلام کے جس رکن یعنی نماز کو اتنی اہمیت کے ساتھ دیا اور سکھایا تو دشمنان اسلام نے اسی نماز کی اصلیت کو بگاڑنے کے لئے پورا پورا زور لگایا۔ یہ دشمنان اسلام کے ہی کارناموں کا اثر ہے کہ آج نماز کا ایک طریقہ

نہیں رہا اور اسی سلسلے میں ایک چیز رفع الیدین یعنی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کا کندھوں تک اٹھانا بھی ہے۔ جس کے متعلق لوگ عام طور پر یہ سوال کرتے ہیں کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا کیوں ضروری ہے؟

جو لوگ یہ سوال کرتے ہیں میں ان لوگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے خاتم الانبیاء ﷺ کی شاگردی میں اپنی زندگی گزاری جن لوگوں نے آپ ﷺ سے نماز کا طریقہ سیکھا جن لوگوں نے آپ ﷺ کو آخری وقت تک نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے رکوع دیکھے، آپ ﷺ کے سجود دیکھے، آپ ﷺ کے قیام دیکھے جو آپ ﷺ کی سنتوں کے شیدائی تھے جو اپنے مال اپنی اولاد اور اپنی جانوں سے بھی زیادہ آپ ﷺ کی سنتوں سے محبت کرتے تھے۔ جن میں سے بعض کو تو آپ ﷺ نے دنیا میں ہی جنتی ہونے کی خوشخبری عطا فرما دی تھی یہ کون لوگ تھے؟ یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ یہی تمام صحابہ کرامؓ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے۔ اسی لئے ہم بھی صحابہ کرامؓ کی گواہی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے، کو مانتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہیں یعنی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی گواہی کے یہ ثبوت میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تا کہ آپ بھی یہ گواہیاں پڑھ کر رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا شروع کر کے اپنی نمازوں کو درست کرنے کی کوشش کرنا

کوشش کرنا شروع کردیں۔

میرے پیارے بھائیو! اب میں آپ کی خدمت میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عمل اور گواہی پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا رفع الیدین کرنے کا عمل

فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَیْرِ صَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ فَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَ اِذَا رَکَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ

(رواہ البیہقی فی سننہ وقال رواتہ ثقات جلد۲ ص ۷۳ وسندہ حسن)

عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا کہ میں نے ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے (یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے)

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

میرے پیارے بھائیو! یہ تو ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خود کا رفع الیدین کرنے کا ثبوت۔ اب سوال یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رفع الیدین کیوں کرتے تھے؟ اس کا جواب خود حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی گواہی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رفع الیدین کرتے تھے

فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَ اِذَا رَکَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ (رواہ البیہقی جلد۲ ص ۷۳، تلخیص الحبیر صفحہ ۸۲، جزءسبکی ص ۶ تاریخ خلفاء ص ۴۰، امام بیہقی، امام سبکی اور امام ابن حجر فرماتے ہیں رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ) اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے (یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے)

میرے پیارے بھائیو! حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خود ہی فیصلہ فرمادیا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا تھا اسی لئے میں بھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتا ہوں۔

محترم قارئین کرام: کَانَ جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو ماضی استمراری بن جاتا ہے اور کیونکہ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے رفع الیدین کرنے کے عمل پر اور خود نبی ﷺ کے رفع الیدین کرنے کے عمل پر کَانَ یَرْفَعُ استعمال ہوا ہے جو کہ صیغہ استمراری ہے اور یہ صیغہ ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا گرائمر کے اس قانون سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ رفع الیدین کیا ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آخری وقت میں رفع الیدین منسوخ ہو گیا تھا۔ تو غور طلب بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہو گیا تھا تو پھر آپ ﷺ کی وفات کے بعد خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمیشہ رفع الیدین کیوں کرتے رہے جب کہ سب ایمان والے یہ جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ایسے صحابی ہیں جو کہ بقول حضرت علیؓ آپؐ کے بعد تمام انسانوں میں سب سے بلند مقام حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے اور آپ ﷺ کی وفات تک آپ ﷺ کے ساتھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات تک آپ ﷺ کے ساتھ رہنے والے اس جلیل القدر صحابی کا آپ ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کرتے رہنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ وفات تک رفع الیدین کرتے رہے ہیں۔

حضرت عبدالرزاقؒ نے فرمایا کہ

اَخَذَ اَهْلُ مَكَّةَ الصَّلٰوةِ مِنَ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ اَخَذَ ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ عَطَاءٍ وَاَخَذَ عَطَاءُ مِنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَخَذَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَ اَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جِبْرِيْلٍ وَ اَخَذَ جِبْرَائِيْلِ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ (رواہ البیہقی جلد۲ ص۷۳تا۲ ۷تخریج الہدایہ جلداول ص ۲۱۷تلخیص ص ۸۲)

مکہ کہ لوگ جو رفع الیدین کرتے ہیں انہوں نے نماز کا یہ طریقہ ابن جریج سے سیکھا اور ابن جریج نے نماز کا یہ طریقہ عطاء بن رباح سے سیکھا، اور عطاء نے یہ طریقہ عبداللہ بن زبیر سے سیکھا اور عبداللہ بن زبیر نے نماز کا یہ طریقہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے سیکھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز کا یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھا اور رسول اللہ ﷺ کو نماز کا یہ طریقہ حضرت جبرائیلؑ نے سکھایا اور حضرت جبرائیلؑ کو نماز کا یہ طریقہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سکھایا۔

مندرجہ بالا دلائل دینے کے بعد اب میری تمام ان لوگوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ اول اور سچا صحابی مانتے ہیں وہ تمام لوگ آج سے ہی اپنی نمازوں میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا شروع کردیں۔

اور ہم بھی اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ صحیح اور کون بتا سکتا ہے؟

میرے پیارے بھائیو! اب میں آپ کی خدمت میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کا خود کا عمل اور گواہی پیش کرتا ہوں۔

حضرت عمر فاروقؓ کا رفع الیدین کرنے کا عمل اور گواہی

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ رَأَيْتُ طَاؤُسًا كَبَّرَوَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَمَنْكِبَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ وَ عِنْدَ رُكُوْعِهٖ وَ عِنْدَ رَفْعِ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَسَالْتُ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ عَنْ عُمَرؓ عَنِ النَّبِيِّ (رواہ البیہقی)

حضرت حکم نے فرمایا کہ میں نے حضرت طاؤس کو دیکھا کہ وہ نماز کے شروع والی تکبیر کے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے (یعنی کندھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے) حضرت حکم نے فرمایا کہ میں نے ان کے اصحاب میں سے ایک شخص سے پوچھا (کہ تم رفع الیدین کیوں کرتے ہو؟) تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ (میرے والد) حضرت عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ نبی ﷺ بھی اسی طرح (شروع تکبیر کے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک) اٹھایا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی ایک اور گواہی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ

حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو (نماز پڑھتے) دیکھا جب آپؐ (رکوع میں جانے کے لئے) تکبیر کہتے تو

مِنَ الرُّکُوْعِ

(رواہ الدار قطنی جز سبکی صفحہ نمبر ۶)

رفع الیدین کرتے اور پھر جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔

محترم قارئین کرام! ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت طاؤس، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور خود حضرت عمرؓ جو کہ خلیفہ دوم ہیں آپ ﷺ کی وفات تک آپؐ کے ساتھ رہنے والے صحابی ہیں ان سب کا آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہمیشہ رفع الیدین کرتے رہنے کا عمل اور ساتھ یہ بھی کہنا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا تھا اس کا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اپنی وفات تک نماز میں رفع الیدین کرتے رہے۔

رفع الیدین کے بارے میں حضرت عمرؓ کی ہی ایک اور گواہی

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز کا طریقہ بتانے کا ارادہ فرمایا تو

فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی حَاذٰی بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ ثُمَّ رَکَعَ وَ کَذٰلِکَ حِیْنَ رَفَعَ

(رواہ البیہقی فی الخلافیات وقال الشیخ رجال اسنادہ معروفون (نصب الرایۃ جلد اول ص ۴۱۶) سندہ متصل وصحیح تسہیل القاری شرح صحیح بخاری جلد ۳ ص ۷۷۰)

قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا پھر اللہ اکبر کہا پھر جب رکوع کیا تو بھی اسی طرح ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تو بھی اسی طرح اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا۔ اس حدیث میں حضرت عمرؓ کے یہ لفظ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

میرے پیارے بھائیو! میری ان تمام لوگوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ جو حضرت عمرؓ کو خلیفہ دوم اور خاتم الانبیاء ﷺ کا سچا صحابی مانتے ہیں وہ حضرت عمرؓ کی ان

مندرجہ بالا گواہیوں کو مان کر آج سے ہی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا شروع کر دیں۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ رفع الیدین کیوں کرتے۔

اور ہم بھی اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت عمر فاروقؓ خود بھی رفع الیدین کرتے تھے اور یہ گواہی دیتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ میرے پیارے بھائیو! اب میں رفع الیدین کے بارے میں خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ کی گواہی پیش کرتا ہوں۔

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ کی گواہی

امام بیہقی اور امام حاکم نے فرمایا کہ:

وَ رُوِیَ هٰذِهِ السُّنَّةُ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍؓ وَّ عُمَرَؓ وَ عُثْمَانَؓ وَ عَلِیٍّؓ وَغَیْرِهِمْ

(التعلیق المغنی صفحہ ۱۱ جز رفع الیدین للسبکی صفحہ ۹، ابن حزم فی المحلی صفحہ ۹۵)

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کا کندھوں تک اٹھانا سنت ہے۔

محترم قارئین کرام! اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ جو کہ آپ ﷺ کی وفات تک آپ ﷺ کے ساتھ رہنے والے صحابی ہیں، آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہی تو حضرت عثمانؓ نے یہ فرمایا تھا کہ رفع الیدین نبی کی سنت ہے۔

حضرت عثمانؓ کا رفع الیدین کو سنت کہنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اپنی وفات تک رفع الیدین کرتے رہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ رفع الیدین کیوں کرتے۔

اور ہم بھی اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ رفع الیدین کرنا نبی ﷺ کی سنت ہے۔

میرے پیارے بھائیو! اب رفع الیدین کے بارے میں خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی گواہی ملاحظہ فرمائیں۔

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی گواہی

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَ يَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ وَاِذَا اَرَادَاَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰالِكَ

(ابوداؤد مترجم جلد اول باب ۲۶۸ حدیث ۷۳۹، ورواہ الترمذی و النسائی واحمد وصححہ ابن خزیمہ وابن حبان وابن ماجہ باب ۱۵ احدیث ۸۶۴)

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کو کھڑے ہوتے تو پہلے تکبیر کہتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھاتے تھے۔ اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ بھی آخری وقت تک آپ ﷺ کے ساتھ رہنے والے صحابی ہیں اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد

حضرت علیؓ کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اپنی وفات تک رفع الیدین کرتے رہے۔
غور طلب بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ رفع الیدین کیوں کرتے؟

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔
میرے پیارے بھائیو! خاتم الانبیاء ﷺ پر کلمہ پڑھنے والے تمام لوگوں کو چاہیئے کہ وہ آج سے ہی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا شروع کر کے حضرت علیؓ کو چوتھا خلیفہ اور سچا صحابی ماننے اور ان سے محبت کرنے کا عملی ثبوت دیں۔ اگر مندرجہ بالا جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی گواہیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی آپ لوگوں نے رفع الیدین شروع نہ کیا تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ آپ لوگوں کو ان مندرجہ بالا حضرت ابو بکر صدیقؓ (۲) حضرت عمر فاروقؓ (۳) حضرت عثمان غنیؓ (۴) حضرت علی المرتضیٰؓ چاروں خلفاء راشدین سے محبت نہیں ہے اور نہ ہی آپ ان کو مانتے ہیں۔

خلیفہ پنجم حضرت حسنؓ کی گواہی

عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَن یُّکَبِّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ

(رواہ ابونعیم، جزسبکی ص ۸ ورواہ عبدالرزاق، تلخیص الجبیر ص ۸۲)

حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ بے شک نبی ﷺ جب رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔

محترم قارئین کرام: نبی ﷺ کی وفات کے بعد خلیفہ پنجم اور نواسہ رسول کا یہ فرمانا

کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا تھا اگر منسوخ ہوتا تو حضرت حسنؓ آپ ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں کو رفع الیدین کرنے کی تعلیم کیوں دیتے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت حسنؓ نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

میرے پیارے بھائیو! ماننے والوں کے لئے تو یہ مندرجہ بالا پانچ گواہیاں ہی کافی تھیں لیکن اس کے باوجود میں مزید جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی گواہیاں بھی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں:-

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عمل

حضرت نافعؒ نے فرمایا کہ:-

اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ اِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ رَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

(صحیح بخاری مترجم جلد اول باب ۴۷۶ حدیث ۷۰۲)

عبداللہ بن عمرؓ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے اور عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی اسی طرح اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ :-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

بیشک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔

اس حدیث میں بھی کَانَ یَرْفَعُ صیغہ استمراری موجود ہے اس لئے اس سے بھی آپؐ کا ہمیشہ رفع الیدین کرتے رہنے کا ثبوت ملتا ہے اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی آپ کی وفات تک آپؐ کے ساتھ رہنے والے صحابی ہیں اور آپ کی وفات کے بعد اس صحابی کا بھی ہمیشہ رفع الیدین کرتے رہنا اور یہ بھی فرمانا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح ہمیشہ رفع الیدین کرتے رہے ہیں یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپؐ اپنی وفات تک رفع الیدین کرتے رہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ رفع الیدین کیوں کرتے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی گواہی

حضرت حطان بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ :-

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ هَلْ اُرِیْکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَکَبَّرَ وَ رَفَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ لِلرُّکُوْعِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا فَاصْنَعُوْا

(رواہ الدارقطنی ص ۱۰۹ والبیہقی جلد دوم ص ۷۴ والحق وقال الحافظ رواتہ ثقات مولوی انور شاہ نے العرف الشذی ص ۱۲۵ میں اس حدیث کے متعلق فرمایا هِیَ صَحِیْحَةٌ یہ حدیث صحیح ہے التحقیق الراسخ ص ۴۴) رواہ الداری وجز رفع الیدین سبکی ص ۵

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے (ایک دن لوگوں سے) فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز (کا طریقہ) نہ بتاؤں؟ یہ کہہ کر انہوں نے نماز پڑھی تو جب تکبیر تحریمہ کہی تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا تم بھی اسی طرح نماز پڑھا کرو۔

اس حدیث میں بھی حضرت ابوموسیٰؓ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ہی عام لوگوں کو نماز کا طریقہ سیکھا رہے ہیں اور اس میں رفع الیدین بھی کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ لوگو! نبی ﷺ بھی اسی طرح رفع الیدین کیا کرتے تھے اس لئے تم بھی رفع الیدین کیا کرو۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوموسیٰؓ لوگوں کو رفع الیدین کیوں سکھاتے اور کیوں رفع الیدین کرنے کی تعلیم دیتے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے اور عام لوگوں کو بھی رفع الیدین کرنے کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرمایا

کرتے تھے کہ نبی ﷺ بھی اسی طرح رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت جابرؓ کی گواہی اور خود کا عمل

حضرت ابی زبیرؓ نے فرمایا کہ :-

اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَ اِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ. وَیَقُوْلُ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ.

(ابن ماجہ مترجم جلد اول باب ۱۵، حدیث ۸۶۸ وفی الزوائد رجالہ ثقات وقال الحافظ رواتہ ثقات وصححہ البیہقی تسہیل القاری ونصب الرایہ جلد اول ص ۴۱۵)

بے شک حضرت جابر بن عبداللہؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور پھر حضرت جابرؓ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔
(یعنی رسول اللہ ﷺ بھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے)۔

محترم قارئین کرام! حضرت جابرؓ بھی رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپؐ کی وفات کے بعد حضرت جابرؓ نماز میں رفع الیدین کیوں کرتے جب کہ یہ بھی آپؐ کی وفات تک آپؐ کے ساتھ رہنے والے صحابی ہیں۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت جابرؓ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ نبی ﷺ بھی اسی طرح نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ کا عمل

حضرت حمیدؒ نے فرمایا کہ :-

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ وَ اِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

(رواہ ابن ابی شیبہ)

حضرت انسؓ جب نماز میں داخل ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

حضرت عاصم نے فرمایا:-

قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ كَمَا رَكَعَ وَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

(رواہ البخاری فی الجزء رفع الیدین حدیث ۶۵)

کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا کہ وہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

حضرت انسؓ کی گواہی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ وَ اِذَا رَكَعَ (ابن ماجہ جلد اول باب ۱۵ حدیث ۸۶۶)

نوٹ اس حدیث کو عبدالوہاب نے مرفوع کیا ہے اور وہ ثقہ ہے مشہور ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم کا راوی ہے حافظہ بگڑنے کے بعد اس نے کوئی حدیث روایت نہیں کی (تسہیل القاری) (امام سبکی نے فرمایا وَسَنَدُهٗ صَحِيْحٌ اس حدیث کی سند صحیح ہے بیہقی جلد ۲ ص ۷۴، دار قطنی ص ۱۰۸ تلخیص ص ۸۲ جز سبکی ص ۴)

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ (کندھوں تک) اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ (کندھوں تک) اٹھاتے (نوٹ) اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی خلافیات میں روایت کیا ہے اور اس میں زیادہ ہے کہ آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

محترم قارئین کرام! حضرت انسؓ بھی آپ ﷺ کی وفات تک آپؐ کے ساتھ رہنے والے صحابی ہیں اس لئے آپؐ کی وفات کے بعد حضرت انسؓ کا خود رفع الیدین کرنا اور یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح رفع الیدین کیا کرتے تھے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپؐ نے اپنی زندگی کی آخری نماز تک رفع الیدین کیا ہے اور اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپؐ کی وفات کے بعد حضرت انسؓ رفع الیدین کیوں کرتے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے اور یہ گواہی بھی دی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ کا عمل

حضرت ابوہمزہؒ اور حضرت طاؤسؒ نے الگ الگ فرمایا کہ

قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ (عن ابوہمزہ رواہ عبدالرزاق وعن طاؤس بخاری فی الجزء رفع الیدین ص ۱۳)	میں نے حضرت ابن عباسؓ کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

محترم قارئین کرام! حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی نبی ﷺ کی وفات تک آپؐ کے ساتھ رہنے والے صحابی ہیں اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو یہ صحابی بھی آپ کی وفات کے بعد رفع الیدین کیوں کرتے۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا رفع الیدین کرتے رہنا اس کا واضح ثبوت ہے کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی مبارک کی آخری نماز تک رفع الیدین کیا ہے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی صحابہ کرامؓ کو تعلیم

ایک مرتبہ حضرت مالک بن حویرثؓ اپنی قوم کے ایک وفد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے بیس دن اور بیس راتیں آپ ﷺ کے پاس قیام کیا۔ حضرت مالک بن حویرثؓ نے بتایا کہ جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں واپس جانے کا حکم دیا اور اہل وعیال کو (دینی) تعلیم دینے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ

صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ | (تم لوگوں نے) جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھتے رہنا۔

(صحیح بخاری مترجم جلد اول باب ۴۰۸ حدیث ۶۰۱)

میرے پیارے بھائیو! غور فرمائیں اس مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صحابہ کرامؓ خصوصیت کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس دینی تعلیم سیکھنے آیا کرتے تھے اور پھر تعلیم کے ساتھ نماز کا طریقہ بھی سیکھا کرتے تھے اور جب تعلیم حاصل کرنے کے بعد صحابہ کرامؓ واپس جایا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ خاص خصوصیت کے ساتھ نماز کے بارے میں فرماتے کہ نماز کو میرے بتائے اور سیکھائے ہوئے طریقے پر ہی پڑھتے رہنا اب جو صحابی خاص نماز سیکھ کر واپس اپنی قوم میں آیا تو دیکھنا یہ ہے کہ یہ صحابی نماز میں رفع الیدین کیا کرتا تھا یا نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مالک بن حویرثؓ کا عمل

حضرت ابو قلابہؓ نے فرمایا کہ :-

اَنَّـهٗ رَاٰی مَالِکَ ابْنَ الْحُوَیْرِثِ اِذَا | بیشک میں نے حضرت مالک بن حویرثؓ کو

صَلّٰی کَبَّرَ وَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ هٰکَذَا

(صحیح بخاری جلد اول باب ۴۷۴ حدیث ۷۰۰ وصحیح مسلم)

دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے جب اپنا سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور مالک بن حویرث فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

حضرت مالک بن حویرثؓ کی گواہی

عَنْ مَّالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ اُذُنَیْهِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَآ اُذُنَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت مالک بن حویرثؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

نوٹ: حضرت مالک بن حویرثؓ قبیلہ لیث بن بکر بن عبد مناف سے تعلق رکھتے تھے اور یہ ۹ ھجری میں جب نبی ﷺ جنگ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے اپنے قبیلہ کے تقریباً بیس ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں آئے اور اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد۲ ص۱۱۰) (البدایہ والنہایہ جلد۵ ص۹۱)۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ حضرت مالک بن حویرثؓ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے اور یہ گواہی بھی دی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوحُمید ساعدیؓ کے ساتھ گیارہ صحابہ کی گواہی

حضرت عمرو بن عطاء نے فرمایا کہ :-

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَ هُوَ فِیْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِیٍّ قَالَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ (اللّٰه اکبر) وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ فَاِذَا قَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) رَفَعَ یَدَیْهِ فَاعْتَدَلَ فَاِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا صَنَعَ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ (ابن ماجاہ جلد اول باب ۱۵ احدیث ۸۶۲)

و فی روایة ابوداؤد قَالُوْا صَدَقْتَ هٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ ﷺ

(ابوداؤد باب ۲۶ حدیث ۷۲۳)

میں نے ابوحمید ساعدیؓ سے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہؓ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان صحابہؓ میں ابوقتادہ بھی بیٹھے تھے ابوحمید یہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے اور پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ابوداؤد میں آگے یہ الفاظ ہیں کہ ان دس صحابہؓ نے نماز کا یہ طریقہ سن کر کہا کہ (اے ابو حمید) تو نے سچ کہا بے شک رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! اس حدیث مبارکہ میں غور طلب بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک صحابیؓ دس صحابہ کرامؓ میں بیٹھ کر یہ چیلنج کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی

نماز کا طریقہ میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں اور پھر وہ دس صحابہ کرامؓ چیلنج کو قبول کرتے ہوئے حضرت ابو حمیدؓ سے کہتے ہیں تو پھر آپ ہمیں نماز کا طریقہ بتائیں اگر کہیں پر غلطی ہوگی تو ہم تجھے پکڑیں گے اس کے بعد حضرت ابو حمیدؓ نماز کا طریقہ بتاتے ہیں اور اس طریقہ میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین بھی کرتے ہیں اور نماز کا یہ طریقہ دیکھ کر وہ دس صحابہ کرامؓ بھی متفقہ طور پر اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔
اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو یہ تمام صحابہ کرامؓ متفقہ طور پر نماز میں رفع الیدین کیوں کرتے اور لوگوں کو رفع الیدین کرنے کی تعلیم کیوں دیتے اور یہ تصدیق کیوں کرتے کہ بیشک نبی ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ کسی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے صرف دو گواہوں کی گواہی ہی کافی ہوتی ہے لیکن یہاں پر تو گیارہ صحابہ کرامؓ یک زبان ہو کر یہ گواہی دے رہے ہیں کہ نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ نبی ﷺ اپنی وفات تک نماز میں رفع الیدین کرتے رہے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ گیارہ صحابہ کرامؓ متفقہ طور پر خود بھی رفع الیدین کرتے تھے اور رفع الیدین کرنے کی دوسروں کو تعلیم بھی دیا کرتے تھے اور یہ تصدیق بھی کرتے تھے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت عبید بن عمیرؓ کی گواہی

عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ

حضرت عبید بن عمیرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ رکوع میں

عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ
(رواہ البخاری فی الجزء رفع الیدین ص ۳)

جاتے وقت اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

(اس حدیث میں بھی كَانَ يَرْفَعُ صیغہ استمراری موجود ہے جو ہمیشہ پر دلالت کرتا ہے)

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیرؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمیشہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت براء بن عازبؓ کی گواہی

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ (رواہ الحاکم والبیہقی)

حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو (نماز پڑھتے) دیکھا کہ آپؐ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع میں جاتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت براء بن عازبؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت قتادہؓ کی گواہی

عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
(بحوالہ عبدالرزاق وجزء سبکی وتسہیل القاری)

حضرت قتادہؓ نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے وقت ہمیشہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

(اس حدیث میں بھی كَانَ يَرْفَعُ صیغہ استمراری موجود ہے جو ہمیشہ پر دلالت کرتا ہے)

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت قتادہؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمیشہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حضرت وائل بن حجرؓ کی گواہی

عَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّآ اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ اَخْرَجَ یَدَیْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ یَدَیْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ كَفَّیْهِ

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت وائل بن حجرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا پھر آپ ﷺ نے چادر اوڑھ لی اس کے بعد سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھا۔ پھر آپ نے جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چادر سے باہر نکال کر اٹھایا اور پھر اللہ اکبر کہا اس کے بعد رکوع میں گئے پھر جب آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور پھر آپؐ نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

حضرت وائل بن حجرؓ پہلے ۹ ہجری کو یمن سے مدینہ طیبہ میں آئے کیونکہ حضرت وائلؓ اپنے قبیلہ کے رئیس اور نواب تھے اس لئے وہ اپنے وفد کے ساتھ آئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد چلے گئے اس کے بعد ڈیڑھ سال بعد پھر آئے اور اس مرتبہ صرف نماز سیکھنے کے لئے آئے تھے اور اس وقت نبی ﷺ حج کی تیاریوں میں تھے چنانچہ وائل بن حجرؓ بھی آپؐ کے ساتھ حج کو تشریف لے گئے اور حضرت وائلؓ نے آپؐ کے ساتھ حج کیا اور اس حج کے خطبہ میں ہی **اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ** (سورہ مائدہ آیت ۳) کا نزول ہوا۔ اس طرح دین کی تکمیل

کی مہر لگ گئی جس کے بعد دین میں کسی قسم کی ترمیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ماخذ مسند احمد، حاشیہ بخاری جز رفع الیدین، طبقات ابن سعد جلد اول ص ۳۴۹ تا ۳۵۲

اور کیونکہ حضرت وائل بن حجرؓ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے اور یہ گواہی بھی دیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔اب جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہو گیا تھا ان کا یہ کہنا حضرت وائلؓ کی حدیث نے رد کر دیا اور آپ کا اپنی وفات تک رفع الیدین کرنے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔اور اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپؐ نے اپنی چادر سے اپنے ہاتھ مبارک باہر نکال کر رفع الیدین کر کے امت کو یہ سبق دیا کہ رفع الیدین چھپا کر بھی نہیں کرنا بلکہ ظاہر کر کے کرنا ہے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت وائل بن حجرؓ کی اس حدیث سے آپ کا آخری وقت تک رفع الیدین کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت تک رفع الیدین کرنے کا ثبوت

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ :-

حَتّٰی یَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَقْرَبُکُمْ شَبَہًا بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِنْ کَانَتْ ھٰذِہٖ لَصَلٰوتُہٗ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا

(صحیح بخاری جلد اول باب ۵۱۸ حدیث ۷۶۶)

حضرت ابو ہریرہؓ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مشابہ ہے اور رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

محترم قارئین کرام !اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے یا

نہیں؟اس کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں:-

حضرت ابو ہریرہؓ کا عمل

حضرت عطاءؒ نے فرمایا کہ:-

صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا کَبَّرَ وَ اِذَا رَفَعَ (رواہ البخاری فی جزء رفع الیدین بطریقین ص ۱۰، ۱۱ وسندھما حسن)

میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ (یعنی ابو ہریرہؓ) جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی گواہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ جَعَلَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَ اِذَا رَکَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَ اِذَا رَفَعَ لِلسُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ

(ابوداؤد جلد اول باب ۲۶۷ حدیث ۷۳۳) ورجالہ رجال بصحیح تسہیل القاری جلد ۳ ص ۷۶۷ وروی البخاری فی جزء رفع الیدین ص ۲۱ بطریق آخر وسندہ صحیح)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع سے فارغ ہو کر سجدے کے لئے کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔

محترم قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ کا اپنی وفات تک نمازوں میں رفع الیدین کرنے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے اور حضرت ابو ہریرہؓ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ میری نماز سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہے اور رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک رفع الیدین کرتے رہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَ کَانَ لَا یَفْعَلُ ذَالِکَ فِی السُّجُوْدِ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ صَلٰوتَہٗ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی

(تلخیص الحبیر للعسقلانی رواہ البیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور آپؐ سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ آپؐ اسی طرح نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے (یعنی آپ ﷺ اپنی وفات تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے)

امام ابن المدینی نے فرمایا کہ یہ حدیث میرے نزدیک مخلوق پر واضح حجت اور دلیل ہے۔ جو بھی اس حدیث کو سنے اس پر لازم ہے کہ اس پر عمل کرے کیونکہ اس کی سند میں کوئی نقص وعیب نہیں ہے۔(التلخیص الجبیر جلد اول صفحہ ۲۱۸)

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک نمازوں میں رفع الیدین کرتے رہے۔

نبی ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے

قَالَ الْحَسَنُ وَ حُمَیْدُ بْنُ ھِلَالٍ کَانَ

حضرت حسن اور حضرت حمید بن ہلال نے فرمایا

اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ لَمْ یَسْتَثْنِ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ دُوْنَ اَحَدٍ وَلَمْ یَثْبُتْ اَھْلُ الْعِلْمِ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ

(رواہ البخاری فی الجزء رفع الیدین ص ۱۳ و سندہ صحیح)

کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے اور انہوں نے کسی ایک صحابی کو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ اور اس کے علاوہ کسی ایک صحابی سے بھی اس کے خلاف کوئی چیز پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

محترم قارئین کرام! اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کیوں کرتے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ کرامؓ کا رفع الیدین کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اپنی وفات تک نماز میں رفع الیدین کرتے رہے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی وفات کے بعد رفع الیدین نہ کرنے والے پر صحابہ کرامؓ کی ناراضگی

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا کَانَ اِذَا رَاٰی رَجُلًا لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا رَکَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَمَاهُ بِالْحَصٰی

(رواہ البخاری فی الجزء رفع الیدین ص ۴۲)

حضرت نافع نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتا تو اسے کنکریاں مارا کرتے۔

محترم قارئین کرام! سوچنے کی بات ہے اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو نبی ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین نہ کرنے والے کو صحابہ کرام کنکریاں کیوں مارتے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ رفع الیدین نہ کرنے والے پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ ناراض ہو کر اسے کنکریاں مارا کرتے تھے۔

رفع الیدین کرنے والے صحابہ کرامؓ کے نام

عِدَّةُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ نُقِلَ عَنْهُمْ رِوَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ وَ سَعِيْدُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ جَرَاحٍ وَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ وَ زَيْدُبْنُ ثَابِتٍ وَ اُبَيُّ كَعْبٍ وَ اَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَ زِيَادُ بْنُ الْحَارِثِ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَاَبُوْ قَتَادَةَ وَ سُلَيْمَانُ وَعُمَرُوبْنُ الْعَاصِ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَ بُرَيْدَةُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَعَدِيٌّ بْنُ عَجْلَانَ وَ عُمَيْرُ اللَّيْثِيُّ وَاَبُوْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ وَ عَائِشَةُ وَ اَبُوْدَرْدَاءٍ وَ اُمُّ الدَّرْدَاءِ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ زُبَيْرٍ وَاَنَسُ وَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ وَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَ جَابِرُ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَابِرِ الْبَيَاضِيُّ وَاَعْرَابِيٌّ وَ

یہ ان صحابہ کرامؓ کی تعداد ہے جو نبی ﷺ کے رفع الیدین کرنے کے راوی ہیں ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، سعید، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن جراح، مالک بن حویرث، زید بن ثابت، ابی بن کعب، ابو موسیٰ، ابن عباس، حسین بن علی، براء بن عازب، زیاد بن حارث، سہل بن سعد، ابوسعید خدری، ابوقتادہ، سلیمان، عمر بن عاص، عقبہ بن عامر، بریرہ، ابو ہریرہ، عمار بن یاسر، عدی بن عجلان، عمر لیثی ،ابومسعود (انصاری)، عائشہ، ابودرداء، ام درداء، ابن عمر، ابن زبیر، انس، وائل بن حجر، ابوحمید، ابو اسید، محمد بن مسلمہ، جابر، عبداللہ بن جابر بیاضی، اعرابی،

حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ عُبَيْدُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَ سَلْمَانُ فَارِسِيّ وَ بُرَيْدَةُ بْنُ خَصِيْبٍ وَ مَعَاذُبْنُ جَبَلٍ وَ حَكَمُ بْنُ عُمَيْرٍ صَحَابِيٌّ فَهٰؤُلَآءِ خَمْسِيْنَ صَحَابِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَوَاهُ مِنْهُمْ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَالْعَشْرَةُ الْمُبَشَّرَةُ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ

(جزء رفع الیدین علامہ شیخ تقی الدین سبکی مترجم ص ۸)

تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۹ التعلیق الممجد ص ۹۱

حسن بن علی، عبید بن عمیر، سلمان فارسی، بریدہ بن خصیب، معاذ بن جبل، حکم بن عمیر، یہ سب پچاس صحابہ کرام ہوئے رضی اللہ عنہم ان راویوں میں خلفائے راشدین بھی ہیں اور دس صحابہ جنہیں دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دی گئی تھی وہ بھی ہیں۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ پچاس صحابہ کرامؓ سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

رفع الیدین کے متعلق امام بخاریؒ کا فیصلہ

امام بخاریؒ نے فرمایا کہ :-

وَلَمْ يَثْبُتْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

(رواہ بخاری فی الجزء رفع الیدین ص ۲۴)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک صحابی سے بھی رفع الیدین نہ کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔ (یعنی تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے)۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ امام بخاری نے فرمایا کہ تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے کسی ایک صحابی سے بھی رفع الیدین نہ کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔

رفع الیدین کے متعلق امام بخاری کے استاد کا فیصلہ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ اَعْلَمُ اَهْلَ

امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن عبداللہ جو کہ اپنے

زَمَانِہٖ رَفْعُ الْیَدَیْنِ حَقٌّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ بِمَا رَوَی الزُّھْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ

(رواہ بخاری فی الجزء رفع الیدین ص ۷)

زمانہ کے سب سے بڑے عالم تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سالمؒ نے جو فرمایا کہ میرے والد عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ (رسول اللہ ﷺ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے) اس حدیث سے تمام مسلمین پر رفع الیدین کرنا لازم ہے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ امام بخاری کے استاد نے فرمایا کہ رفع الیدین کرنا تمام مسلمین پر لازم ہے۔

رفع الیدین کے متعلق امام مسلمؒ کا فیصلہ

امام مسلمؒ نے اپنی مشہور و معروف تصنیف صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، مالک بن حویرثؓ اور وائل بن حجرؓ سے رفع الیدین کرنے کی حدیثیں لکھ کر فیصلہ دے دیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے اور آخری نماز تک رفع الیدین کرتے رہے اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو امام مسلمؒ ضرور منسوخ والی حدیث بھی نقل فرماتے اس سے ثابت ہوا کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا تھا۔

رفع الیدین کے متعلق امام ترمذی کا فیصلہ

امام ترمذی، ان کا نام محمد ہے اور کنیت ابوعیسیٰ ہے اور یہ امام بخاریؒ کے شاگرد ہیں امام ترمذی نے اپنی مشہور و معروف تصنیف جامع ترمذی میں رفع الیدین کرنے کے ثبوت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث لکھنے کے بعد اپنا فیصلہ سنانے کے لئے تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ فِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَمَالِکِ

امام ترمذی نے فرمایا کہ اور اسی باب میں (یعنی رفع الیدین کرنے کے ثبوت میں) حضرت عمرؓ

ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَ اَنَسٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِیْ حُمَيْدٍ وَاَبِیْ اُسَيْدٍ وَ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَاَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ وَجَابِرٍ وَ عُمَيْرِ اللَّيْثِیِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ بِهٰذَا يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ اَنَسُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَ غَيْرُهُمْ وَ مِنَ التَّابِعِيْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَ عَطَاءٌ وَ طَاؤُسٌ وَ مُجَاهِدٌ وَ نَافِعُ وَ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَ سَعِيْدُبْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ يَرْفَعُ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

(ترمذی جلد اول باب ۱۸۷ حدیث ۲۴۲)

علیؓ، وائل بن حجرؓ، مالک بن حویرثؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ابو حمیدؓ، ابو اسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن مسلمہؓ، ابو قتادہؓ، ابو موسیٰ اشعریؓ، جابرؓ، عمیر لیثیؓ، سے بھی رفع الیدین کرنے کی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ ابن عمرؓ کی (رفع الیدین کرنے کی) حدیث حسن صحیح ہے (اور اس کے علاوہ امام ترمذی نے فرمایا کہ) بعض اہل علم صحابہ کرامؓ مثلاً ابن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ وغیرہ رفع الیدین کرنے کے راوی ہیں اور تابعین میں سے حسن بصریؒ، عطاءؒ، طاؤسؒ، مجاہدؒ، نافعؒ، سالم بن عبداللہؒ، سعید بن جبیرؒ کا یہی طریقہ ہے (یعنی یہ سب رفع الیدین کیا کرتے تھے) اور اس کے علاوہ امام عبداللہ بن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی طریقہ ہے (یعنی یہ سب رفع الیدین کیا کرتے تھے) اور عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ رفع الیدین کرنے کی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ ان کے والد سے روایت کیا ہے اور اس کے علاوہ جو ابن مسعودؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے پہلی مرتبہ ایک بار رفع الیدین کیا یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں

کہ امام ترمذی نے فرمایا کہ تمام صحابہ کرامؓ اور

تابعینؒ اور محدثینؒ اور ائمہ کرامؒ رفع الیدین کیا کرتے تھے اور جولوگ رفع الیدین نہ کرنے کے ثبوت میں ابن مسعودؓ کی روایت پیش کرتے ہیں وہ ثابت نہیں ہے۔

رفع الیدین کے متعلق امام ابوداؤد کا فیصلہ

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (۲) حضرت وائل بن حجرؓ (۳) حضرت ابوحمید ساعدیؓ (۴) حضرت ابوقتادہؓ (۵) حضرت ابو ہریرہؓ (۶) حضرت ابو اسیدؓ (۷) حضرت سہل بن سعدؓ (۸) حضرت محمد بن مسلمہؓ (۹) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (۱۰) حضرت ابن عباسؓ (۱۱) حضرت علیؓ (۱۲) حضرت مالک بن حویرثؓ

(ابوداؤد باب نمبر ۱۲۰)

امام ابوداؤد نے پہلے مندرجہ بالا صحابہ کرامؓ سے رفع الیدین کرنے کی حدیثیں لکھ کر پھر فرمایا جولوگ رفع الیدین نہ کرنے کے ثبوت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت پیش کرتے ہیں ﴿ وَلَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ ﴾ یہ حدیث ان الفاظ میں صحیح نہیں ہے اور دوسری روایت جو حضرت براء بن عازبؓ سے رفع الیدین کے رد میں پیش کرتے ہیں اس کے متعلق بھی خود امام ابوداؤد نے ہی فرمادیا کہ ﴿ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ ﴾ یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ اور امام ابوداؤد نے ہی فرمادیا کہ ﴿ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لَنَا بِالْكُوْفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ ﴾ کہ کوفہ میں آنے کے بعد راوی نے رفع الیدین نہ کرنے کے متعلق یہ کہنا شروع کردیا کہ پھر ہاتھ نہ اٹھاتے۔

امام ابوداؤد کے اس فیصلہ نے یہ واضح کردیا کہ رفع الیدین نہ کرنے کا عمل کوفہ سے شروع ہوا ہے اور رفع الیدین کرنے کے سب راوی مدینة المنورہ کے ہیں اب لوگوں کی مرضی ہے کہ چاہے وہ کوفہ کے ضعیف اور صرف دو راویوں کی بات مان کر

رفع الیدین نہ کریں یا پھر مدینة المنورہ کے یقیناً سچے اور بارہ راویوں کی بات مان کر آج سے ہی رفع الیدین کرنا شروع کر دیں۔

ہم اسی لئے رفع الیدین کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد کے اس فیصلہ نے یہ واضح کر دیا کہ کوفہ کے دو ضعیف راویوں کے مقابلہ میں مدینة المنورہ کے بارہ یقینی سچے راویوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے اور اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو امام ابوداؤد یقیناً اس کی وضاحت کرتے اس لئے اس فیصلہ سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ آپ ﷺ اپنی آخری نماز تک رفع الیدین کرتے رہے۔

رفع الیدین کے متعلق امام ابن ماجہ کا فیصلہ

امام ابن ماجہ نے اپنی مشہور و معروف تصنیف سنن ابن ماجہ میں باب باندھا:

﴿بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ﴾

رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا باب۔

یہ باب باندھ کر اور پھر اس باب میں ۱۲ صحابہ کرامؓ کی رفع الیدین کرنے کی حدیثیں نقل کیں ان صحابہ کرامؓ کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (۲) حضرت مالک بن حویرثؓ (۳) حضرت ابو ہریرہؓ (۴) حضرت ابوحمید ساعدیؓ (۵) حضرت ابواسید ساعدیؓ (۶) حضرت سہل بن سعدؓ (۷) حضرت محمد بن مسلمہؓ (۸) حضرت ابو قتادہؓ (۹) حضرت علی بن ابی طالبؓ (۱۰) حضرت انسؓ (۱۱) حضرت وائل بن حجرؓ (۱۲) حضرت جابر بن عبداللہؓ

ان بارہ صحابہ کرامؓ نے یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام ابن ماجہ نے رفع الیدین کرنے کا باب باندھ کر اور پھر بارہ صحابہ کرامؓ سے رفع الیدین کرنے کی حدیثیں لکھ کر اور رفع الیدین نہ کرنے یا منسوخ ہونے کی کوئی ایک روایت بھی نہ لکھ کر نبی ﷺ پر کلمہ پڑھنے والے تمام لوگوں کو اپنا یہ فیصلہ بتا دیا کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی مبارک کی آخری نماز تک رفع الیدین کیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہی تو ان صحابہ کرامؓ نے یہ فرمایا کہ نبی ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو یہ تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کرنے کی حدیثیں کیوں بیان کرتے۔ امام ابن ماجہ کے اس فیصلہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رفع الیدین نہ کرنے یا منسوخ ہونے کی کوئی ایک حدیث بھی نہیں ہے اس لئے رفع الیدین منسوخ نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص کو جو بھی نبی ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے آج سے ہی اپنی نمازوں میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔

رفع الیدین کرنے کے متعلق امام نسائی کا فیصلہ

امام نسائی نے اپنی مشہور و معروف تصنیف سنن نسائی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت مالک بن حویرثؓ اور حضرت وائل بن حجرؓ (باب نمبر ۵۳۴ ، ۵۳۶ اور باب ۵۴۳) میں ان صحابہ کرامؓ سے رفع الیدین کرنے کی حدیثیں لکھ کر اور نہ کرنے کے بارے میں کچھ بھی نہ لکھ کر امام نسائی نے یہ فیصلہ کر دیا کے رفع الیدین نہ کرنے یا منسوخ ہونے کی کوئی ایک حدیث بھی نہیں ہے۔ اس لئے نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے اور نبی ﷺ کو ماننے والوں کو آج سے ہی رفع الیدین کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔

رفع الیدین کرنے کے متعلق امام مالک کا فیصلہ

محترم قارئین کرام! پہلے تو میں آپ لوگوں کو امام مالک کی شان و رتبہ بتاتا چلوں، امام مالک وہ امام ہیں جن کی شان میں حدیث مبارکہ میں پیشن گوئی ہے ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلاَ یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ وَ هُوَ حَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ اَنَّهٗ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَ سَمِعْتُ یَحْیَ بْنَ مُوْسٰی یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ

(ترمذی جلد دوم باب ۲۳۴ حدیث ۵۷۸) قال ابوعیسیٰ هٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب لوگ علم حاصل کرنے کے لئے اونٹوں کی سینہ کوبی کریں گے لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی اور کو نہیں پائیں گے۔ ابن عیینہؒ نے فرمایا کہ یہ جو مدینہ کا عالم ہے یہ عالم حضرت مالک بن انسؒ ہیں (اس کے علاوہ) یحییٰ بن موسیٰؒ نے فرمایا کہ عبدالرزاقؒ نے فرمایا وہ عالم مالک بن انسؒ ہے۔

محترم قارئین کرام! اسی لئے حضرت امام مالکؒ کا محدثین میں بھی جو اعلیٰ مرتبہ ہے اس سے کوئی بھی ذی علم ناواقف نہیں ہے۔ امام مالکؒ مدینۃ الرسول کے مقبول و مسلّم استاذ الحدیث تھے اور ساٹھ سال تک حرم مدینہ میں روایت حدیث میں مشغول رہے۔ جس زمانہ میں امام مالک نے اس کتاب موطا امام مالک کو مرتب کیا اس وقت لوگوں کے پاس کوئی بھی حدیث کی کتاب نہ تھی۔ ان کے بارے میں امام شافعی کا قول ہے کہ آسمان کے نیچے قرآن مجید کے بعد کوئی بھی کتاب امام مالک کی موطا سے زیادہ

صحیح نہیں ہے۔
محترم قارئین کرام! امام مالکؒ کی مشہور و معروف اور احادیث صحیحہ پر مرتب کردہ سب سے قدیم اسی موطا امام مالک کتاب میں رفع الیدین کے متعلق جو حدیثیں ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ (موطا امام مالک)

حضرت نافعؒ نے فرمایا کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب (رکوع میں جاتے) اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ (موطا امام مالک)

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے (اور جب رکوع کرتے) اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو بھی اسی طرح رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

نوٹ: رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین کرنے کے الفاظ بھی امام مالک سے ہی موطا امام محمد میں ثابت ہیں۔

حضرت نافعؒ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے رفع الیدین کرنے کی حدیثیں لکھ کر اور رفع الیدین نہ کرنے یا منسوخ ہونے کے بارے میں کوئی ایک بھی حدیث نہ لکھ کر امام مالکؒ نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہے۔ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو امام مالک ضرور منسوخ والی حدیث بھی نقل کرتے کیونکہ امام مالک نے بھی تو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ہی رفع الیدین کرنے کی حدیثیں لکھی ہیں اس لئے

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات تک رفع الیدین کیا ہے۔

رفع الیدین کے بارے میں امام شافعیؒ کا فیصلہ

امام شافعیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی رفع الیدین کرنے والی حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

وَبِهٰذَا نَقُوْلُ فَنَأْمُرُ كُلَّ مُصَلٍّ اِمَامًا اَوْ مَأْمُوْمًا اَوْ مُنْفَرِدًا رَجُلًا اَوْ اِمْرَأَةً اَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ (الی ان قال) لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ عَلِمَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدِىْ اَنْ يَّتْرُكَهٗ اِلَّا نَاسِيًا اَوْ سَاهِيًا (کتاب الام ص۹۰)

اور ہمارا طریقہ بھی یہی ہے کہ ہر مرد اور عورت پر خواہ وہ امام ہو یا مقتدی، جماعت میں ہو یا اکیلا ہو ہر ایک پر نماز شروع کرتے وقت رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔ کبھی بھی سوائے بھول چوک کے رفع الیدین کو چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

محترم قارئین کرام! اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو امام شافعیؒ رفع الیدین کرنے کا حکم کیوں فرماتے اور رفع الیدین چھوڑنے کو ناجائز کیوں فرماتے۔

رفع الیدین کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ کا فیصلہ

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَاَيْتُ مُعْتَمِرًا وَ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَ اِسْمٰعِيْلَ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ

(رواہ البخاری فی الجزء الرفع الیدین ص۳۲)

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنے زمانے کے بڑے بزرگوں، معتمر، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن اور اسمٰعیل وغیرہ کو دیکھا کہ وہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو امام احمد بن حنبلؒ رفع الیدین

کرنے کے دلائل کیوں دیتے۔

رفع الیدین کرنے کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے استاد کا فیصلہ

امام ابوحنیفہ کے وہ استاد جس کے متعلق امام ابوحنیفہ نے خود فرمایا تھا کہ ان جیسا کوئی اور میری نگاہ سے نہیں گزرا۔

اس استاد حضرت عطاءؒ نے فرمایا کہ :-

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَبَا سَعِيدٍ وَجَابِرًا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ

(رواہ البخاری فی الجزء رفع الیدین ص ۱۱)

میں نے حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت جابرؓ، ان سب صحابہ کرامؓ کو دیکھا کہ یہ سب نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو امام ابوحنیفہؒ کے استاد حضرت عطاءؒ رفع الیدین کرنے کے ثبوت میں صحابہ کرامؓ کے دلائل کیوں دیتے۔

رفع الیدین کرنے کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد کا فیصلہ

امام ابوحنیفہؒ کے مشہور و معروف شاگرد امام محمد نے اپنی مشہور و معروف تصنیف موطا امام محمد میں رفع الیدین کرنے کے ثبوت میں جو حدیث پیش کی ملاحظہ فرمائیں۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ

امام محمد نے فرمایا کہ مجھے بتایا امام مالک نے کہ مجھ سے بیان کیا حضرت زہری نے کہ حضرت سالم بن عمر بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کاندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے

رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ

(موطا امام محمد حدیث نمبر ۱۰۰ باب ۳۳)

تکبیر کہتے تو اس وقت بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

(حدیث نمبر۲) امام محمد نے فرمایا کہ:-

حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَآئِلِ نِ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ

(موطا امام محمد حدیث نمبر ۱۰۸ باب ۳۳)

حضرت علقمہ بن وائل حضرمی نے بتایا کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے نماز شروع کرتے وقت جب تکبیر کہی تو رفع الیدین کیا اور رکوع میں جاتے وقت بھی رفع الیدین کیا اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے وقت بھی رفع الیدین کیا۔

امام محمد نے اپنی کتاب میں رفع الیدین کرنے کے ثبوت میں رسول اللہ ﷺ سے رفع الیدین کرنے کی دو حدیثیں لکھ کر اور منسوخ ہونے یا رفع الیدین نہ کرنے کی نبی ﷺ سے ایک بھی حدیث نہ لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ نبی ﷺ سے رفع الیدین نہ کرنے کی کوئی ایک حدیث بھی نہیں ہے۔

رفع الیدین پر امام ابوحنیفہؒ سے مناظرہ

وَلَقَدْ قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ كُنْتُ اُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ فَرَفَعْتُ يَدَيَّ فَقَالَ اِنَّمَا خَشِيْتُ اَنْ تَطِيْرَ فَقُلْتُ اِنْ لَمْ اَطِرْ فِي الْاَوَّلِهٖ لَمْ اَطِرْ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ وَكِيْعٌ

حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں نے (کوفہ کی ایک مسجد میں) امام ابوحنیفہؒ کے روبرو نماز پڑھی تو میں نے نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت) رفع الیدین کیا (جب میں نماز سے فارغ ہوا تو) امام ابوحنیفہؒ

رَحِمَهُ اللهُ عَلَىَّ بْنُ الْمُبَارَكِ كَانَ حَاضِرَ الْجَوَابِ فَتَحَيَّرَ الْاٰخَرُ وَهٰذَا اَشْبَهُ مِنَ الَّذِيْنَ عَادُوْا فِيْ غَيِّهِمْ اِذَا لَمْ يَنْصُرُوْا (رواہ البخاری فی الجزء الرفع الیدین ص ۱۹)

قَالَ وَكِيْعُ صَلَّيْتُ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ فَاِذَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى جَنْبِهٖ يُصَلِّيْ.........

(رواہ البیہقی فی السنن الکبری القلمی ص ۳۶)

نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھنا کہیں آپ اوپر کو اُڑ نہ جائیں۔(عبداللہ بن مبارک نے بتایا) یہ سن کر میں نے جواب میں امام ابوحنیفہؒ سے کہا کہ جب تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنے سے آپ نہیں اڑتے تو میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے سے کیسے اُڑ سکتا ہوں۔بس پھر کیا تھا امام ابوحنیفہؒ لاجواب ہوگئے اور ایسے لاجواب ہوئے کہ کوئی جواب نہ دے سکے۔امام وکیع بھی اسی مسجد میں تھے اس واقعہ کو سن کر امام وکیع نے امام عبداللہ بن مبارکؒ کی حاضر جوابی پر ان کی تعریفیں کرنا شروع کردیں۔

محترم قارئین کرام! غور طلب بات ہے کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہونے کی کوئی ایک حدیث بھی ہوتی تو امام ابوحنیفہؒ اپنے دفاع میں یہاں پر وہ حدیث ضرور بیان کرتے امام عبداللہ بن مبارکؒ کے سامنے امام ابوحنیفہؒ کا لاجواب ہوجانا، رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین نہ کرنے یا منسوخ ہونے کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کا کوئی ایک حدیث بھی پیش نہ کرسکنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا تھا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی مبارک کی آخری نماز تک رفع الیدین کے ساتھ نمازیں پڑھتے رہے۔

رفع الیدین کے متعلق گیارہویں والے پیر کا فیصلہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (جسے گیارہویں والا پیر کہا جاتا ہے) نے اپنے ہاتھوں

سے لکھی ہوئی مشہور و معروف کتاب غنیة الطالبین میں لکھا ہے کہ :-

رَفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ كَفَّاهُ مَعَ مَنْكِبَيْهِ (غنیۃ الطالبین باب اول)

نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اس کے کندھوں کے برابر ہوں۔

محترم قارئین کرام! جو لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو اپنا پیر اور مرشد اور گیارہویں والا پیر مانتے ہیں اگر یہ لوگ واقعی مانتے ہیں تو پھر آج سے اپنی نمازوں میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا شروع کر کے ماننے کا عملی ثبوت دیں۔

رفع الیدین کرنے کے بارے میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کا فیصلہ

حضرت تمام بن نجیح نے فرمایا کہ :-

نَزَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَلٰى بَابِ خَلْفٍ فَقَالَ اِنْطَلِقُوْا بِنَا نَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَرَاَيْتُهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يَرْكَعُ (رواہ البخاری فی الجزء الرفع الیدین ص ۳۰)

جب خلیفہ عمر بن عبدالعزیز مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو وہاں کے لوگوں نے کہا کہ چلو ہم لوگ امیر المؤمنین کے ساتھ نماز ادا کریں پھر ہم لوگوں نے ظہر اور عصر کی نماز امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ پڑھی تو ہم نے دیکھا کہ امیر المؤمنین نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیا۔

رفع الیدین نہ کرنے والے پر عمر بن عبدالعزیزؒ کی ناراضگی

حضرت عمر بن مہاجرؒ نے فرمایا کہ :-

كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَامِرٍ سَاَلَنِىْ اَنْ اَسْتَأْذِنَ لَهٗ عَلٰى عُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ

عبداللہ بن عامر نے مجھے کہا کہ آپ میرے لئے امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز سے ملاقات

فَاسْتَأْذَنْتُ لَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الَّذِیْ جَلَدَ اَخَاهُ فِیْ اَنْ اَرْفَعَ يَدَيْهِ اَنْ كُنَّا لِنُؤَدَبَ عَلَيْهِ وَ نَحْنُ غِلْمَانٌ فِی الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ (رواہ البخاری فی الجزء الرفع الیدین ص ۱۱)

کی اجازت لے کردیں، عمر بن مہاجر نے کہا کہ جب میں نے امیر المؤمنین سے عبداللہ کے لئے ملاقات کی اجازت مانگی تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ آپ ایسے شخص کے لئے ملاقات کی اجازت مانگ رہے ہیں جس نے اپنے بھائی کو رفع الیدین کرنے کی وجہ سے کوڑے سے مارا تھا۔ حالانکہ جب ہم بچے تھے تو ہمیں مدینة المنورہ میں رفع الیدین کرنے کی تعلیم دی جاتی تھی یہ کہہ کر امیر المؤمنین نے عبداللہ سے ملاقات کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ایسے شخص سے میں ملاقات نہیں کروں گا۔

خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے لئے پیشن گوئی

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلَى اثْنَیْ عَشَرَ خَلِيْفَةً .... فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام بارہ خلیفوں کی خلافت تک غالب رہے گا اور وہ کل خلیفے قریش میں سے ہوں گے۔

محترم قارئین کرام! حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے امیر المؤمنین خلیفة المسلمین تھے اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بارہویں امیر المؤمنین خلیفة المسلمین تھے۔ معلوم ہوا کہ جن بارہ خلیفوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے حق پر ہونے کی پیش گوئی فرمائی تھی ان میں بارہویں اور آخری خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہی ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ کی

وفات کے بعد پہلے خلیفہ سے لے کر بارہویں خلیفہ تک تمام خلفاء کا نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا اور خصوصاً آخری بارہویں خلیفہ کا خود رفع الیدین کرنا اور رفع الیدین نہ کرنے والے پر ناراض ہونا اور صرف رفع الیدین نہ کرنے کی وجہ سے اس سے ملاقات نہ کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا تھا۔

رفع الیدین منسوخ نہیں حنفی عالم عبدالحی حنفی کا فیصلہ

حنفی مذہب کے بڑے مایۂ ناز، زبردست عالم عبدالحی حنفی صاحب نے فرمایا کہ :-

اَنَّ ثُبُوْتَـهٗ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَكْثَرُ وَ اَرْجَحُ وَ اَمَّا دَعْوٰى نَسْخِهٖ .... فَلَيْسَتْ بِمُبَرْهِنٍ عَلَيْهَا بِمَا يَشْفِي الْعَلِيْلَ وَ يَرْوِى الْغَلِيْلَ

(تعلیق الممجد حاشیہ موطا محمد ص ۱۷ مطبوعہ یوسفی)

نبی ﷺ سے رفع الیدین کرنے کا بہت کافی اور عمدہ ثبوت ہے ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے ان کا یہ کہنا بغیر دلیل کے ہے۔

رفع الیدین منسوخ نہیں امام ابوالحسن سندھی حنفی کا فیصلہ

امام ابوالحسن سندھی مدنی حنفی نے فرمایا کہ :-

وَاَمَّا قَوْلُ مَنْ قَالَ اَنَّ ذَالِكَ الْحَدِيْثَ نَاسِخُ الرَّفْعِ غَيْرَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَ هُوَ قَوْلٌ بِلَا دَلِيْلٍ (اِلٰى اَنْ قَالَ) وَالرَّفْعُ اَقْوٰى وَ اَكْثَرُ

(حاشیہ ابن ماجہ مصری جلد اول ص ۱۴۶)

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہو گیا ہے ان کا یہ کہنا غلط ہے۔ رفع الیدین کرنے کی حدیثیں بہت زیادہ اور قوی ہیں۔

رفع الیدین والی حدیث متواتر ہے دیو بندی عالم کا فیصلہ

سید انور شاہ کشمیری دیو بندی نے فرمایا کہ :-

وَلِيَعْلَمَ اَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرًا اِسْنَادًا اَوْ عَمَلاً لاَ يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يُنْسَخْ وَلاَ حَرْفٌ مِنْهُ

(نیل الفرقدین فی مسئلہ رفع الیدین ص۲۲)

اور (تمام لوگوں کو یہ جان لینا چاہیئے) کہ بیشک رفع الیدین متواتر حدیثیں اور متواتر عمل سے ثابت ہے۔ اس حدیث کے متواتر ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی حرف منسوخ ہے۔

رفع الیدین والی حدیث متواتر ہے، ایک اور حنفی عالم کا فیصلہ

مولوی بدر عالم حنفی صاحب نے فرمایا کہ :-

وَ اِعْلَمْ اِنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرًا اِسْنَادًا اَوْ عَمَلاً وَلَمْ يُنْسَخْ مِنْهُ وَلاَ حَرْفٌ

(البدر الساری جلد دوم ص ۲۵۵)

اور (اے لوگو!) تمہیں یہ علم ہونا چاہیئے کہ اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے کہ رفع الیدین کا ثبوت سند کے لحاظ سے اور عمل کے لحاظ سے متواتر ہے اور اس کا کوئی ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہے۔

متواتر حدیث کا انکار کفر ہے، حنفیوں کا فیصلہ

حنفیوں کی معتبر کتاب اصول الشاشی کے صفحہ ۸۱ پر لکھا ہوا ہے کہ :-

ثُمَّ الْمُتَوَاتِرُ يُوْجِبُ الْعِلْمَ الْقَطْعِيَّ وَ يَكُوْنُ رَدُّهُ كُفْرًا (اصول الشاشی ص۸۱)

یعنی متواتر قطعی علم کو لازم کرتا ہے اور اس کا (یعنی متواتر کا) انکار کفر ہے۔

مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں رفع الیدین

امام بخاریؒ، امام بیہقی اور علامہ تقی الدین نے فرمایا کہ :-

مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَالْحِجَازِ وَالْيَمَنِ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَالْبَصْرَةِ

اہل مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ اور حجاز ، یمن ، شام ، عراق ، بصرہ

وَمِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهُ (رواہ البخاری فی الجزء الرفع الیدین ص ۷ ، بیہقی جلد دوم ص ۷۵ ، جز سبکی ص ۱۰)

اہل خراساں ان بڑے بڑے اسلامی شہروں کے سب بڑے بڑے علماء کرام رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

سوائے کوفہ کے سب علماء کا رفع الیدین کرنے پر اجماع

محمد بن نصر مروزیؒ نے فرمایا کہ :-

لَا نَعْلَمُ مِصْرًا مِنَ الْاَمْصَارِ تَرَكُوْا بِاِجْمَاعِهِمْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ اِلَّا اَهْلَ الْكُوْفَةَ

(التعلیق الممجد ص ۹۱، فتح الباری ص ۴۰۴)

کوفہ کے علاوہ سب شہروں کے علماء کرام کا رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے پر اجماع ہے۔

رفع الیدین کو بدعت کہنے والے کے لئے امام بخاری کا فیصلہ

قَالَ الْبُخَارِيُّ : مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفْعَ الْاَيْدِيْ بِدْعَةٌ فَقَدْ طَعَنَ فِيْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالسَّلَفَ وَمِنْ بَعْدِهِمْ وَ اَهْلِ الْحِجَازِ وَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ اَهْلِ مَكَّةَ (رواہ البخاری فی جزء الرفع الیدین)

امام بخاریؒ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ رفع الیدین بدعت ہے تو اس نے صحابہ کرامؓ کو گالی دی اور اہل حجاز تمام مکہ اور مدینہ والوں کو گالی دی۔

محترم قارئین کرام :- دو ہی چیزیں ہیں سنت یا بدعت اس لئے امام بخاریؒ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ رفع الیدین کو بدعت کہنا صحابہ کرامؓ اور مکة المکرمه اورمدینة المنوره کے تمام اہل حجاز کو گالی دینا ہے اس لئے رفع الیدین کرنا بدعت نہیں بلکہ سنت رسول ﷺ ہے اور سنت پر عمل نہ کرنے والوں کے لئے اللہ کے

رسول ﷺ نے فرمایا کہ :-

مَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

(صحیح بخاری)

جس شخص نے میری سنت کے خلاف کام کیا وہ شخص میرا امتی نہیں ہے۔

محترم قارئین کرام! غور طلب بات یہ ہے کہ ہر شخص اتنی سمجھ بوجھ تو ضرور رکھتا ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر گواہی لی جائے تو ایک طرف صرف ایک شخص کی گواہی ہو اور دوسری طرف تین شخصوں کی گواہی ہو تو اگر نیت انصاف کی ہو تو معمولی سے معمولی سمجھ رکھنے والا شخص بھی یہ کہے گا کہ جس بات کے لئے تین کے مقابلہ میں صرف ایک شخص گواہی دے رہا ہے وہ بات ہر گز صحیح نہیں ہے بلکہ جو ایک کے مقابلہ میں تین شخص متفقہ گواہی دے رہے ہیں وہ بات یقیناً صحیح ہے۔ تو پھر یہ مذاہب اربعہ یعنی چار مذہب اور چار امام حق کہنے والے لوگ اس بات پر خلوص کے ساتھ غور کریں کہ (۱) امام شافعی (۲) امام احمد بن حنبل (۳) امام مالک یہ تین امام خود بھی رفع الیدین کرتے ہیں اور یہ گواہی بھی دیتے ہیں کہ رفع الیدین کرنا سنت رسول ﷺ ہے اور اس کے برعکس صرف ایک امام ، امام ابو حنیفہ رفع الیدین نہ کرنے کی بات کہتا ہے۔

تو اب فیصلہ آپ لوگ خود کریں کہ تین گواہوں کی بات صحیح ہے یا ایک گواہ کی؟

محترم قارئین کرام! اب میں رفع الیدین نہ کرنے والوں کے دلائل کا جواب عرض کر رہا ہوں۔

رفع الیدین نہ کرنے والوں کی دلیل نمبر ۱

رفع الیدین نہ کرنے والے اپنے ثبوت میں اکثر یہ کہتے ہیں کہ رفع الیدین تو اس وقت کیا جاتا تھا جب نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے منافق لوگ اپنی بغلوں میں بت رکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے تو اس لئے رفع الیدین کرنے کا حکم دیا جاتا تھا

تا کہ منافقین کے بغلوں میں سے بُت گر جائیں۔

الجواب | محترم قارئین کرام پہلی بات تو یہ ہے کہ رفع الیدین کرنے سے بغلوں کے بُت گر جانا یہ کسی بھی حدیث میں نہیں ہے ان لوگوں کا یہ کہنا اللہ کے رسول ﷺ پر بہتان عظیم ہے۔

نمبر دو | یہ کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ منافقین بغلوں میں بُت رکھتے تھے تو رفع الیدین کرنے سے تو بغلیں کھلتی ہی نہیں تو پھر بُت کیسے گریں گے؟ تو اگر بت گرانا ہی مقصد تھا تو بُت تو رکوع میں گریں گے کیوں کہ بغلیں تو رکوع میں ہی کھلتی ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ یہ سارے کا سارا قصہ ہی من گھڑت بے بنیاد اور جھوٹا ہے۔ جس کا آج تک نہ تو کوئی ثبوت دے سکا ہے اور نہ ہی قیامت تک ثبوت دے سکتا ہے تو یہ من گھڑت قصہ بیان کرنے والوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔

رفع الیدین نہ کرنے والوں کی دلیل نمبر۲

رفع الیدین نہ کرنے والے اپنے ثبوت میں اکثر یہ پیش کرتے ہیں کہ :-

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نماز میں شریر گھوڑوں کی دُموں کی طرح رفع الیدین کیوں کرتے ہو، نماز میں ساکن رہا کرو۔

الجواب | محترم قارئین کرام! یہ رفع الیدین کس مقام پر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کا جواب خود حضرت جابر بن سمرہؓ سے ہی ملاحظہ فرمائیں :-

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى جَانِبَيْنِ

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَامَ تُوْمُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ

(صحیح مسلم جلد اول ص ۱۸۱)

یہ ملاحظہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں (تم السلام علیکم کے وقت رفع الیدین نہ کیا کرو) بلکہ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہی دائیں اور بائیں منہ موڑ کر اپنے بھائیوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

محترم قارئین کرام! حضرت جابر بن سمرہؓ کی اس وضاحت سے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ اس حدیث میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ نماز کے آخر میں جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا جاتا ہے اس وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت ہے۔

محترم قارئین کرام! ہم تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی ایک حدیث ایسی دکھائیں جس میں یہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے سے منع کیا ہو۔ تو اس کے جواب میں یہ لوگ سلام کے وقت رفع الیدین نہ کرنے کی حدیث پیش کرتے ہیں۔ یہ تو وہ بات ہوئی کہ سوال گندم اور جواب چنے۔ لیکن میں پھر بھی رفع الیدین نہ کرنے والوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے ثبوت میں کوئی ایک حدیث ایسی پیش کریں جس میں یہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے سے منع فرمایا ہو؟

لیکن میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ لوگ ایسی حدیث نہ تو آج تک پیش کر سکے ہیں اور نہ ہی قیامت تک کر سکتے ہیں۔

محترم قارئین کرام! اب میں اس حدیث کو سمجھنے کے لئے محدثین کرامؒ کی تشریح پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:-

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ امام بخاری نے فرمایا کہ :-

مَنِ احْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ عَلٰى مَنْعِ الرَّفْعِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ فَلَيْسَ لَهٗ حَظٌّ مِّنَ الْعِلْمِ (تلخیص الجیر جلد اول ص ۲۲۱)

(ورواہ البخاری فی الجزء الرفع الیدین)

کہ حضرت جابر بن سمرہؓ کی حدیث سے رکوع کے وقت رفع الیدین نہ کرنے پر دلیل دینے والا جاہل اور بے علم ہے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کی حدیث کی ہی تشریح کرتے ہوئے امام ابن حبانؒ نے فرمایا کہ

اِنَّمَا اُمِرُوْا بِالسُّكُوْنِ فِى الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ بِالتَّسْلِيْمِ دُوْنَ الرَّفْعِ الثَّابِتِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

(تلخیص الجیر جلد اول ص ۲۲۱)

کہ اُسْكُنُوْا فِى الصَّلٰوةِ کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کو سلام کے وقت رفع الیدین کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ رکوع کے وقت منع نہیں کیا گیا کیونکہ رکوع کے وقت رفع الیدین کرنا تو (بے شمار دلائل سے) ثابت ہے۔

اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مذہب حنفیہ کے مایۂ ناز بڑے زبردست عالم امام ابوالحسن سندھی حنفی نے فرمایا کہ :-

(رَافِعُوْا اَيْدِيْنَا) وَالْمَقْصُوْدُ النَّهْىُ مِنَ الْاِشَارَةِ بِالْيَدِ عِنْدَ السَّلَامِ وَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى لنَهْيِ عَنِ الرَّفْعِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ وَلِذٰلِكَ قَالَ النَّوَوِيُّ اَلْاِسْتِدْلَالُ بِهٖ عَلَى النَّهْيِ

کہ جابر بن سمرہؓ کی حدیث میں جو رَافِعُوْا اَيْدِيْنَا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں تو سلام کے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت ہے اسی لئے نووی شارح صحیح مسلم نے فرمایا ہے کہ اس

عَنِ الرَّفْعِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ جَهْلٌ قَبِيْحٌ: (اِلٰى اَنْ قَالَ) قَدْ صَحَّ وَ ثَبَتَ الرَّفْعُ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ثُبُوْتًا لَا مَرَدَّلَهُ

(حاشیہ نسائی ص ۱۷۶)

حدیث سے رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع الیدین کے نہ کرنے پر استدلال کرنے والا شخص جہالت قبیحہ کا مرتکب ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا صحیح ثابت ہے جس کا رد نہیں ہوسکتا۔

الغرض:۔ تمام محدثین کرام نے حضرت جابر بن سمرہؓ والی اس حدیث کو باب التشہد یا باب السلام میں لکھ کر اس مسئلہ کے بارے میں یہ فیصلہ فرما دیا کہ اس حدیث میں رکوع کے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ اس میں تو سلام کے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت ہے۔

رفع الیدین نہ کرنے والوں کی دلیل نمبر ۳

رفع الیدین نہ کرنے والے اپنے ثبوت میں اکثر یہ بیان کرتے ہیں کہ :۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ صرف ایک ہی بار اٹھائے۔

الجواب محترم قارئین کرام! رفع الیدین نہ کرنے والوں کا سب سے بڑا ثبوت یہ مندرجہ بالا روایت ہے۔ سب سے پہلے تو میں اس روایت کے متعلق ان محدثین کرامؒ کا فیصلہ پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس روایت کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔

پہلے امام ترمذیؒ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں

امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ :۔

وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ

اور امام عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ

حَدِیْثُ مَنْ یَرْفَعُ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ وَلَمْ یَثْبُتْ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَرْفَعَ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ (ترمذی جلداول باب ۱۸۷ حدیث ۲۴۲)	رفع الیدین کرنے کی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ ان کے والد سے روایت کیا ہے اوراس کے علاوہ جو ابن مسعودؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے پہلی مرتبہ ایک بار رفع الیدین کیا یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

امام ترمذی نے اپنی تصنیف جامع ترمذی میں یہ عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت لکھ کر خود ہی یہ فیصلہ فرمادیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے مزید تفصیل کے لئے کتاب ھذا کے صفحہ نمبر ۳۰ کو ضرور پڑھیں۔

امام ابوداؤد کا فیصلہ

اسی ابن مسعودؓ کی روایت کے متعلق اب میں امام ابوداؤد کا فیصلہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ امام ابوداؤد نے پہلے بارہ صحابہ کرامؓ سے رفع الیدین کرنے کی حدیثیں پیش کر کے پھر ابن مسعود کی حدیث کے متعلق فرمایا کہ :-

وَ لَیْسَ ھُوَ بِصَحِیْحٍ عَلٰی ھٰذَا اللَّفْظِ (ابوداؤد باب ۱۲۰)	اور یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔

مزید تفصیل کے لئے کتاب ھذا کے صفحہ نمبر ۳۲ کو ضرور پڑھیں۔

اسی ابن مسعودؓ کی روایت کے متعلق امام بیہقی کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں

امام بیہقی نے فرمایا کہ عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا:-

لَمْ یَثْبُتْ عِنْدِیْ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ (بیہقی جلداول ص ۷۸)	یعنی میرے نزدیک ابن مسعودؓ کی حدیث ثابت ہی نہیں ہے۔

اسی ابن مسعودؓ کی روایت کے متعلق امام احمد اوران کے استاد یحیٰ بن آدم کا فیصلہ

ملاحظہ فرمائیں:-

وَقَالَ اَحْمَدُ وَ شَیْخُہٗ یَحیَی بْنُ اٰدَمَ	امام احمد اور ان کے استاد یحیٰ بن آدم

هُوَ ضَعِيفٌ (تلخیص الحبیر جلد اول ص ۲۲۲)

نے فرمایا کہ یہ (ابن مسعودؓ والی) حدیث ضعیف ہے۔

اسی ابن مسعودؓ کی روایت کے متعلق امام ابن حبانؒ کا فیصلہ

امام ابن حبانؒ نے فرمایا کہ

خَيْرَ رَوَى لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي نَفْيِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْحَقِيقَةِ اَضْعَفُ شَيْءٍ يَعُوْلُ عَلَيْهِ لِاَنَّ لَهُ عِلَلاً تُبْطِلُهُ (تلخیص جلد اول ص ۲۲۲)

کوفیوں کے پاس ترک رفع الیدین کے متعلق اس سے بہتر اور کوئی بھی روایت نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت ہی ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایسی خرابیاں ہیں جو اس کو باطل کر دیتی ہیں۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا تمام محدثین اور ائمہ دین کے ان فیصلوں کے باوجود اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جی ہم نے تو صرف ابن مسعودؓ کی روایت پر ہی عمل کرنا ہے تو پھر میں ابن مسعودؓ سے ہی اور مسائل پیش کرر ہاہوں ان پر بھی عمل کریں۔

مسائل ملاحظہ فرمائیں:-

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِاللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَآ اَيْدِيْنَا عَلٰى رُكْبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيْنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ

حضرت علقمہ اور اسود نے بتایا کہ ہم دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئے تو حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ کیا تمھارے پیچھے کے لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ تو ہم نے کہا کہ ہاں، پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہم دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوگئے اور ہم میں سے ایک کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور دوسرے کو بائیں طرف (اور نماز شروع کردی) پھر

هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

(صحیح مسلم)

جب رکوع کیا تو ہم دونوں نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔

عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ أُبَيُّ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِىْ قِيْلَ لِىْ فَقُلْتُ قَالَ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

(صحیح بخاری کتاب التفسیر)

حضرت زرؓ نے فرمایا کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا یا ابا المنذر! آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعودؓ تو کہتے ہیں کہ سورہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں۔ تو ابی بن کعبؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا پوچھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ (جبرائیلؑ کی زبانی) مجھ سے یوں کہا گیا کہ ایسا کہہ اور میں نے کہا ابی بن کعبؓ نے کہا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

مندرجہ بالا حدیثوں سے جو مسائل معلوم ہوئے وہ یہ ہیں۔

نمبر ایک:- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب تین آدمیوں کی جماعت سے نماز ادا کرتے تو امام آگے الگ کھڑا نہ ہوتا بلکہ دونوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر امامت کرواتے۔

نمبر دو:- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب رکوع میں جاتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر نہیں رکھتے تھے بلکہ دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنی رانوں کے بیچ میں رکھتے۔

نمبر تین :۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قرآن مجید کی سورتیں نہیں ہیں۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا مسائل پیش کرنے کے بعد اب میری ان لوگوں کی خدمت میں گزارش ہے جو کہتے ہیں کہ ہم رفع الیدین اس لئے نہیں کرتے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رفع الیدین نہیں ہے تو پھر یہ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بات مان کر آج سے رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا چھوڑ دیں اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنی رانوں کے درمیان رکھنا شروع کر دیں اور جب تین آدمی جماعت سے نماز پڑھیں تو امام الگ مصلہ پر کھڑا نہ ہو بلکہ امام دونوں مقتدیوں کے بیچ میں کھڑا ہو کر امامت کرنا شروع کر دیں اور آج سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ہی بات مان کر معوذ تین سورتوں کو قرآن کی سورتیں ماننا چھوڑ دیں۔ اگر اس کے جواب میں یہ لوگ یہ کہیں کہ یہ تینوں باتیں تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بھول ہے تو پھر انہیں یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ عدم رفع الیدین بھی ان کی بھول ہے۔ اس لئے یہ لوگ جیسے ان مندرجہ بالا تینوں باتوں پر یہ کہہ کر عمل نہیں کرتے کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھول ہو گئی تھی تو پھر یہی بات کہہ کر آج سے رفع الیدین کرنا بھی شروع کر دیں۔

علامہ عبدالحیؒ حنفی کا فیصلہ

اب میں آپ کے سامنے آپ ہی کے گھر کے گواہ یعنی مذہب حنفیہ کے مایۂ ناز اور بڑے زبردست عالم عبدالحیؒ صاحب حنفی لکھنوی کا ابن مسعودؓ کی حدیث کے متعلق فیصلہ پیش کر رہا ہوں۔ بتانا میرا کام ہے اور عمل کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔

علامہ عبدالحیؒ صاحب نے فرمایا کہ :۔

لِاَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ	نماز میں رفع الیدین کا کرنا نبی ﷺ سے

ثُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ثُمَّ عَنِ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ وَلَيْسَ فِي نِسْيَانِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لِذَالِكَ مَايُسْتَغْرَبُ فَقَدْ نَسِيَ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَالَمْ يَخْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِ وَ هُوَ الْمُعَوِّذَتَانِ وَنَسِيَ مَا اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى نَسْخِهِ كَالتَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ وَ قِيَامِ الْاِثْنَيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَنَسِيَ كَيْفِيَّةِ جَمْعِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ وَ نَسِيَ مَالَمْ يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ فِيْهِ مِنْ وَّضْعِ الْمَرْفَقِ وَالسَّاعِدِ عَلَى الْاَرْضِ فِي السُّجُوْدِ وَ نَسِيَ كَيْفَ قَرَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى وَاِذَا جَازَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنْ يُّنْسٰى مِثْلُ هٰذَا فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ لَا يَجُوْزُ مِثْلُهُ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (تعلیق الممجد)

اور آپ ؐ کے بعد چاروں خلفاء راشدین سے اور خلفاء اربعہ کے بعد تمام صحابہ کرامؓ اور تابعین کرامؒ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔ (رہی بات حضرت ابن مسعودؓ کی) تو حضرت ابن مسعود سے اس مسئلہ میں بھول ہوئی ہے سو یہ ابن مسعودؓ کی بھول کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ ابن مسعودؓ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ معوذتان (یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) یہ سورتیں قرآن نہیں ہیں یہ بھی ابن مسعودؓ کی بھول ہی ہے حالانکہ ان دونوں سورتوں کا قرآن مجید ہونے پر تمام مسلمین کا اتفاق ہے اور اس کے علاوہ ابن مسعودؓ کا رکوع کے وقت دونوں ہاتھوں کا گھٹنوں کے بیچ میں رکھنا بھی ان کی بھول ہی ہے اور اگر دو آدمی ہوں تو نماز باجماعت میں امام کے پیچھے نہیں بلکہ ایک امام کے داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو یہ بھی تو ابن مسعودؓ کی بھول ہی ہے اور اس کے علاوہ عرفہ میں جمع بین الصلوتین نہ کرنا بھی ابن مسعود کی بھول ہے اور اسی طرح سجدہ کی حالت میں کہنی اور بازو کا زمین پر ٹیکنا بھی ان کی بھول ہی تو ہے اور قراۃ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى بھی تو ابن مسعودؓ کی بھول ہی تو ہے۔

جب حضرت ابن مسعودؓ سے اتنی بھولیں اور سہو بالاتفاق درست سمجھی جاتی ہیں تو پھر رفع الیدین نہ کرنا ان کی بھول کیوں نہیں مانتے۔

علامہ عبدالحیؒ حنفی صاحب کا ہی آخری فیصلہ

علامہ عبدالحیؒ حنفی صاحب نے فرمایا کہ :-

وَالْحَقُّ اَنَّهُ لَاشَكَّ فِیْ ثُبُوْتِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ كَثِيْرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بِالطَّرِيْقِ الْقَوِيَّةِ وَالْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ

(سعایہ جلد اول ص ۲۱۳)

حق بات تو یہی ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے میں کسی قسم کا بھی شک نہیں ہے۔ قوی سند اور صحیح طریقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور تمام صحابہ کرامؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

حنفیوں کے ایک اور زبردست عالم ملا علی قاریؒ کا فیصلہ

حنفی مذہب کے زبردست اور مایۂ ناز عالم ملا علی قاریؒ حنفی صاحب نے رفع الیدین نہ کرنے والوں کے رد میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

وَ مِنْ ذٰلِكَ اَحَادِيْثُ الْمَنْعِ مِنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِى الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ لَا يَصِحُّ مِنْهَا

(موضوعات کبیر مترجم ص ۵۸۹)

اور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنے کی سب حدیثیں باطل ہیں ان میں سے کوئی ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

خلاصہ

نبی ﷺ کی وفات کے بعد امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین، خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ، خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ، خلیفہ چہارم حضرت علیؓ، خلیفہ پنجم حضرت حسنؓ سے لے کر بارہویں خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تک اور ان کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ، تابعین کرامؒ، محدثین کرام، ائمہ کرام اور علماء کرام سے نماز

میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کے اتنے کثیر تعداد میں ثبوت موجود ہیں جو کہ میں نے آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کئے ہیں اور نہ کرنے کا صرف امام ابوحنیفہ ہے اور وہ بھی صحیح سند سے ثابت نہیں۔

محترم قارئین کرام! ذرا سوچیں کہ ایک طرف تو خلفاء راشدہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ سے لے کر بارہویں خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور تمام صحابہ کرامؓ، محدثین میں امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام نسائی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام محمد، امام بیہقی، امام حاکم، امام علی بن عبداللہ، امام عطاء بن رباح، امام اسحٰق، امام ابن حبان، امام عبداللہ بن مبارک، امام ابوالحسن سندھی حنفی، علامہ عبدالحی حنفی، علامہ ملا علی قاری حنفی، سید انور شاہ کشمیری دیوبندی، علامہ مولوی بدر عالم حنفی، علامہ تقی الدین اور گیارہویں والے پیر شیخ عبدالقادر جیلانی، مطلب یہ کہ سوائے امام ابوحنیفہ کے باقی سب خود بھی رفع الیدین کرتے ہیں اور یہ کہتے بھی ہیں کہ رفع الیدین کرنا نبی ﷺ کی سنت ہے اور رفع الیدین نہ کرنے کی کوئی ایک حدیث بھی صحیح سند کے ساتھ نہیں ہے۔

اور اس کے علاوہ مدینۃ المنورہ میں وہ مسجد شریف جس کی رسول اللہ ﷺ نے خود بنیاد ڈالی تھی جس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے خود رفع الیدین کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور پڑھائیں، جس مسجد میں صحابہ کرامؓ نے رفع الیدین کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور پڑھائیں، جس مسجد میں رفع الیدین کی خاص تعلیم و تربیت دی جاتی تھی اسی مسجد، مسجد نبوی میں آج بھی امام مسجد نبوی رفع الیدین کے ساتھ نمازیں پڑھا رہے ہیں۔ جسے یقین نہیں تو خود مدینۃ المنورہ میں جا کر مسجد نبوی کے امام کو

اپنی آنکھوں سے دیکھ لے وہ امام آپ کو یقیناً رفع الیدین کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔اس کے علاوہ بیت اللہ شریف میں بھی آپ جا کر مشاہدہ کرلیں وہاں کے امام بھی آپ کو رفع الیدین کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔سوچنے کی بات یہ ہے ! کہ اگر رفع الیدین منسوخ ہوتا تو بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی کے امام رفع الیدین کیوں کرتے؟

اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اتنے کثیر تعداد میں جلیل القدر صحابہ کرامؓ، محدثین کرامؒ، ائمہ کرامؒ، علماء کرام کی بات کو مان کر رفع الیدین کیا جائے یا پھر صرف امام ابو حنیفہؒ کی بات کو مان کر رفع الیدین نہ کیا جائے۔ یقیناً ہر باشعور مسلم یہی کہے گا کہ صرف ایک شخص امام ابو حنیفہؒ کے کہنے پر اتنے کثیر تعداد میں جلیل القدر صحابہ کرامؓ، محدثین کرامؒ، ائمہ کرامؒ کی رفع الیدین کرنے کی گواہی کو نہ مان کر رفع الیدین نہ کرنا عقل مندی اور انصاف نہیں ہے۔اسی لئے ہم اتنے جلیل القدر گواہوں کی گواہی کو مان کر اوران کے مقابلہ میں صرف ایک شخص کی بات کو نہ مان کر اپنی نمازوں میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت خود بھی رفع الیدین کرتے ہیں اور تمام نماز پڑھنے والوں کو بھی یہی دعوت دیتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کے مقابلہ میں خلفاء راشدہ، عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ، ائمہ کرامؒ، محدثین کرامؒ کی گواہیوں کو مانتے ہوئے آج سے ہی اپنی نمازوں میں رفع الیدین کرنا شروع کرکے پیارے نبی ﷺ کی اس سنت مطہرہ کو بھی اپنالیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے، حق قبول کرنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

فقط عبدالحمید راشد لائبریری مسلم روڈ کبوہ محلہ شہدادکوٹ

ضلع قمبر شہدادکوٹ (سندھ) پاکستان ربیع الاول ۱۴۳۲ھ فروری ۲۰۱۱ء